فہرست مضامین

حرف آغاز

شاہ ولی اللہؒ اور تجدید دین	سید جلال الدین عمری	۵

تحقیق وتنقید

سیرتِ خاتم النبیین ۔مرزا بشیر احمد قادیانی کی کتاب کا مطالعہ	ڈاکٹر محمود حسن الہ آبادی	۱۱
ثمرات الحیاۃ۔تصوف کے موضوع پر ایک اہم تصنیف	ڈاکٹر محمد امین عامر	۲۹

بحث ونظر

قرآن مجید میں نظم وترتیب کی نوعیت	محترمہ نشاء حلیم	۴۳
کیا رسول اللہ تحدیدِ ازواج کے پابند تھے	ڈاکٹر حافظ افتخار احمد	۵۷
یہودیت میں تصوراتِ امن	جناب تنویر قاسم	۷۷

سیر وسوانح

ابوعبدالرحمن السلمی ۔حیات وخدمات	ڈاکٹر محمد مشتاق تجاروی	۹۹

تعارف وتبصرہ

اسلامی فلاحی ریاست	ڈاکٹر محمد رضی الاسلام ندوی	۱۱۱
برطانوی ہندوستان میں عقیدت پر مبنی اسلام	،، ،،	۱۱۲
شبلی شناسی کے سو سال	،، ،،	۱۱۳
اسلام اور عصر جدید (خصوصی شمارہ)	،، ،،	۱۱۵
خبر نامہ ادارۂ تحقیق وتصنیف اسلامی (۵۳)	ادارہ	۱۱۶
فہرست مضامین ومضمون نگاران تحقیقات اسلامی علی گڑھ، جلد ۳۳، ۲۰۱۴ء		۱۱۷
مضامین کا انگریزی خلاصہ	،، ،،	۱۲۱۔۱۲۸

اس شمارے کے لکھنے والے

۱۔ ڈاکٹر محمود حسن الہ آبادی

B-104، بدر منزل، پٹیل نگر، بھیونڈی (مہاراشٹرا)

۲۔ ڈاکٹر محمد امین عامر

101۔ پیل خانہ، سیکنڈ لین، ہاوڑہ۔ ۷۱۱۱۰۱ (مغربی بنگال)

۳۔ محترمہ نشاء حلیم

ریسرچ اسکالر، شعبۂ دینیات (سنی)، علی گڑھ مسلم یونی ورسٹی، علی گڑھ

tashiya15@gmail.com

۴۔ ڈاکٹر حافظ افتخار احمد

ایسوسی ایٹ پروفیسر/ چیرمین، شعبۂ علوم اسلامیہ، دی اسلامیہ یونی ورسٹی آف بہاول پور (پاکستان) diftikharahmad@gmail.com

۵۔ جناب تنویر قاسم

لیکچرر، ڈپارٹمنٹ آف اسلامک اسٹڈیز، یونی ورسٹی آف انجینئرنگ اینڈ ٹکنالوجی، لاہور

tanveerqasim@yahoo.com

۶۔ ڈاکٹر محمد مشتاق تجاروی

اسسٹنٹ پروفیسر، شعبۂ اسلامک اسٹڈیز، جامعہ ملیہ اسلامیہ، نئی دہلی

muftimushtak@gmail.com

۷۔ ڈاکٹر محمد رضی الاسلام ندوی

سکریٹری تصنیفی اکیڈمی، جماعت اسلامی ہند، نئی دہلی

mrnadvi@yahoo.com

۸۔ سید جلال الدین عمری

صدر ادارۂ تحقیق و تصنیف اسلامی، علی گڑھ

حرف آغاز

شاہ ولی اللہؒ اور تجدید دین

سید جلال الدین عمری

شعبۂ عربی، یونی ورسٹی کالج آف سائنس، سیف آباد، عثمانیہ یونی ورسٹی حیدرآباد کے زیر اہتمام مؤرخہ ۲۹-۳۰/ جون ۲۰۱۳ء، حضرت شاہ ولی اللہ پر دوروزہ سمینار منعقد ہوا تھا۔ اس کے افتتاحی اجلاس کی صدارت محترم مولانا سید جلال الدین عمری نے فرمائی تھی۔ اس موقع پر مولانا نے شاہ ولی اللہ کے تجدیدی کارنامہ پر جو تحریر پڑھی تھی، اسے یہاں پیش کیا جارہا ہے۔ بعض باتیں مولانا نے موضوع سے متعلق زبانی بھی بیان کی تھیں، مگر وہ قلم بند نہیں ہوسکیں۔ (معاون مدیر)

حضرت ابوہریرہؓ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث روایت کرتے ہیں:

ان اللہ عزوجل یبعث لھذہ الأمۃ علی رأس کل مأۃ سنۃ من یجدّد لھا دینھا۔ [۱]

’’اللہ عزّ وجل ہر سو سال کے سرے پر اس امت کے لیے کسی ایسی شخصیت کو پیدا فرمائے گا جو اس کے لیے دین کی تجدید کرے گی۔‘‘

کارِ تجدید مختلف میدانوں میں انجام پاتا ہے۔ ایک میدان علمی اور فکری ہے۔ اس میں تفسیر، حدیث، فقہ، کلام اور وہ تمام علوم آسکتے ہیں جن کا دین سے تعلق ہے۔ ان علوم میں بڑے بڑے مجدد دین پیدا ہوئے۔ بعض شخصیتیں تو وہ ہیں جنھوں نے مختلف علوم میں تجدیدی کارنامے انجام دیے۔

اسی طرح معاشرے میں عقائد میں تزلزل آجائے، اساسات دین میں

---

[۱] رواہ ابوداؤد فی الملاحم والطبرانی فی الأوسط وسندہ صحیح ورجالہ کلھم ثقات وکذا صححہ الحاکم۔ (مرقاۃ المفاتیح: ۱/ ۵۰۶-۵۰۸)

انحراف واضمحلال ہو، توحید کی جگہ مشرکانہ اعمال کا غلبہ ہو اور سنت ثابتہ کی جگہ بدعات و خرافات نے لے لی ہو تو اس کی اصلاح بھی تجدیدِ دین ہے۔ امت میں اس طرح کے افراد پیدا ہوتے رہے ہیں۔

حکومت کو اسلامی رخ دینے اور اسلامی خطوط پر قائم رکھنے کی جدوجہد بھی کارِتجدید ہے۔ اس کی مثال حضرت عمر بن عبدالعزیزؒ اور دور آخر میں سید احمد شہیدؒ اور شاہ اسماعیل شہیدؒ کی مساعی میں ملتی ہے۔

حضرت شاہ ولی اللہؒ کا شمار ان مجددین امت میں ہوتا ہے جنھوں نے اسلامی علوم میں تجدیدی کارنامے انجام دیے۔ شاہ صاحب اپنے دور کے فکری اور عملی بگاڑ سے پوری طرح واقف تھے۔ وہ جانتے تھے کہ بگاڑ کے سوتے کہاں سے پھوٹ رہے ہیں اور زندگی کے کن گوشوں کو ماحول کے فساد نے اپنی لپیٹ میں لے رکھا ہے۔ وہ دیکھ رہے تھے کہ ان کے چاروں طرف عوام الناس، علماء، مشائخ، با اقتدار گروہ عام طور پر اللہ کے دین کو فراموش کر چکے ہیں اور دین داری ہے بھی تو رسمی دین داری ہے۔

کم زوریوں اور خامیوں کی نشان دہی کرنا، جب کہ ہر طرف ان کا غلبہ ہو اور خامیوں نے خوبیوں کی جگہ لے لی ہو، ایک مشکل کام ہے۔ اس کے لیے وقت کے فکری و عملی دھارے کے خلاف سوچنے کی صلاحیت چاہیے، لیکن اس سے زیادہ بڑا اور دشوار ترعمل یہ ہے کہ مرض کی تشخیص کے ساتھ علاج بھی تجویز کیا جائے اور بتایا جائے کہ خامی کہاں ہے اور اسے کیسے دور کیا جاسکتا ہے؟ حضرت شاہ صاحب نے اسلامی تعلیمات کی روشنی میں یہی کارنامہ انجام دیا۔ انھوں نے نشان دہی کی کہ معاشرہ کے کس طبقہ میں اور زندگی کے کس گوشہ میں بگاڑ ہے اور اسلام کی ہدایات کیا ہیں؟ یہ در اصل پورے معاشرے کو اسلام کی طرف بازگشت کی دعوت تھی۔

اسلام نے عقائد پر سب سے زیادہ زور دیا ہے، اس کی بنیاد پر وہ پورا ایک نظام شریعت بھی عطا کرتا ہے، جو عبادات، اخلاق، معاشرت، معیشت اور سیاست و حکومت غرض پوری انفرادی و اجتماعی زندگی کا احاطہ کرتا ہے۔ شاہ صاحب اس پورے

قانونِ شریعت سے بحث کرتے ہیں۔

شاہ صاحب اسلام کی صداقت اور اس کے برحق ہونے کے دلائل دیتے ہیں، وہ اللہ تعالیٰ کے وجود، اس کی وحدانیت، رسولوں کی ہدایت ورہ نمائی اور انسانوں کے لیے اس کے احتیاج اور جزائے اعمال جیسے عقائد کو تفصیل سے پیش کرتے ہیں۔ اسلام عقیدہ اور فکر کے ساتھ دنیا کی کام یابی اور اخروی فلاح کے لیے ایک پورا نظام دیتا ہے۔ اس میں مادی ضروریات کی تکمیل اور روح کی تسکین دونوں کا سامان موجود ہے۔ شاہ صاحب نے اپنی تحریروں میں اس حقیقت کو بہت خوبی سے واضح کیا ہے۔

حجۃ اللہ البالغۃ میں حضرت شاہ صاحب نے 'ارتفاقات' سے بحث کی ہے۔ انسان کی کچھ مادی ضروریات ہیں۔ ان میں کھانا، کپڑا اور رہائش جیسے امور آتے ہیں۔ اسے سماج میں اپنا کردار ادا کرنے، بلکہ اپنا وجود باقی رکھنے کے لیے بھی ان کی تکمیل ضروری ہے۔ اس کے ساتھ بعض اور امور کی طرف بھی انھوں نے توجہ دلائی ہے۔ جیسے انسان کے معیار زندگی میں دیہاتی زندگی اور شہری زندگی کا فرق ایک واقعہ ہے۔ پھر انسان خاندان کے ساتھ ہوتا ہے اور وسیع معاشرے کا جز ہو کر معاشی جدّوجہد کرتا ہے۔ اس پوری جدوجہد میں اس کے لیے عدل و انصاف کے تقاضے پورے کرنے ہوتے ہیں۔ انھوں نے تلاشِ معاش کی مشروع اور غیر مشروع صورتیں بھی وضاحت کے ساتھ پیش کی ہیں۔ اس کے ساتھ وہ اس حقیقت کی طرف بھی متوجہ کرتے ہیں کہ بنیادی ضروریات کو پورا کرنا ریاست کی ذمہ داری ہے، اس کے لیے ریاست کا قیام ضروری ہے۔ اس سلسلے میں اسلام نے جو ہدایات دی ہیں، شاہ صاحب نے ان کا تفصیل سے ذکر کیا ہے۔

شاہ صاحب نے ارتفاقات سے بحث کے ساتھ انسان کی اخلاقی اور روحانی ترقی اور اس کے اعلیٰ مدارج کو بھی موضوعِ بحث بنایا ہے۔ شریعت نے اسے احسان سے تعبیر کیا ہے۔ انھوں نے احسان کے ذیل میں طہارت، نماز، تلاوتِ قرآن، ذکر ودعا کی روح اور اللہ کی یاد میں استغراق کا ذکر کیا ہے۔ فرماتے ہیں کہ اس میں کمی ہو تو اس کا سبب تلاش کرنا چاہیے۔ انھوں نے اس راہ کے موانع اور رکاوٹوں کا بھی ذکر کیا ہے اور ان کی

اصلاح کی تدابیر بتائی ہیں۔

حضرت شاہ ولی اللہ دہلویؒ ہندوستان میں مسلم دورِ حکومت میں پیدا ہوئے، اس میں نشو ونما پائی اور تعلیم و تعلم سے وابستہ رہے، لیکن یہاں کے عوام کی اسلام سے دوری، ان کا اخلاقی زوال، بادشاہوں کی باہمی کش مکش، نفس پرستی، اسلامی شعائر کا عدم احترام، اسلامی عبادات سے غفلت اور اسلامی حدود وتعزیرات کے عدم نفاذ کے باعث اسے اسلامی حکومت نہیں قرار دیا جا سکتا تھا۔ اس پس منظر میں وہ زندگی کے تمام معاملات میں دین کی اقامت اور اعلائے کلمۃ اللہ کے لیے آمادہ کرتے ہیں۔ یہ ان کا بڑا علمی کارنامہ ہے۔

شاہ صاحب نے ایک جگہ اس موضوع پر تفصیل سے بحث کی ہے کہ انسان کے اندر سے بہیمیت اور حیوانیت نکال کر روحانیت اور ملکوتیت کیسے پیدا کی جائے؟ وہ کہتے ہیں کہ اس کا دارومدار چار صفات یا چار اصول پر ہے۔ وہ اصول یہ ہیں:

۱۔طہارت: بہت سے معاملات میں آدمی فطری طور پر خود کو ناپاک محسوس کرتا ہے۔ اس حالت یا کیفیت سے نکلنا طہارت ہے۔

۲۔اخبات: یعنی اللہ تعالیٰ سے غفلت کا دور ہونا اور اس کی طرف متوجہ ہونا۔ تذکیر وتفہیم اس میں معاون ہوتی ہے۔

۳۔سماحت: اس کے معنی یہ ہیں کہ آدمی پر پست اور رذیل جذبات کا غلبہ نہ ہو اور اس کے اندر سخاوت، عفّت اور پاک بازی، صبر، تقوی اور طہارت جیسی اعلیٰ اخلاقیات پائی جائیں۔

۴۔ عدالت: اس سے وہ ملکہ اور قوت وصلاحیت مراد ہے جس سے انسان ایسے اقدامات کے قابل ہوتا ہے کہ وہ خاندان، قبیلے اور مملکت کا نظام عدل وانصاف کی بنیاد پر چلا سکے۔

شاہ صاحب نے ان اصطلاحات کو بہت وسیع معنی میں استعمال کیا ہے۔ فرماتے ہیں کہ انبیاء کی بعثت ان ہی کے لیے ہوتی ہے، شریعتیں اس کی تفصیل فراہم کرتی ہیں۔ ان صفات کی تفصیل کے بعد فرماتے ہیں: